

چاند کا مالک کون ہے؟

گلشن پارل رینالدس

کیا چاند پر حقوق املاک کی وجہ سے
”چاند کی طرف دوڑ“ شروع ہرسکتی
ہے؟ یقیناً لیکن یہ تواصی بات ہو گی۔

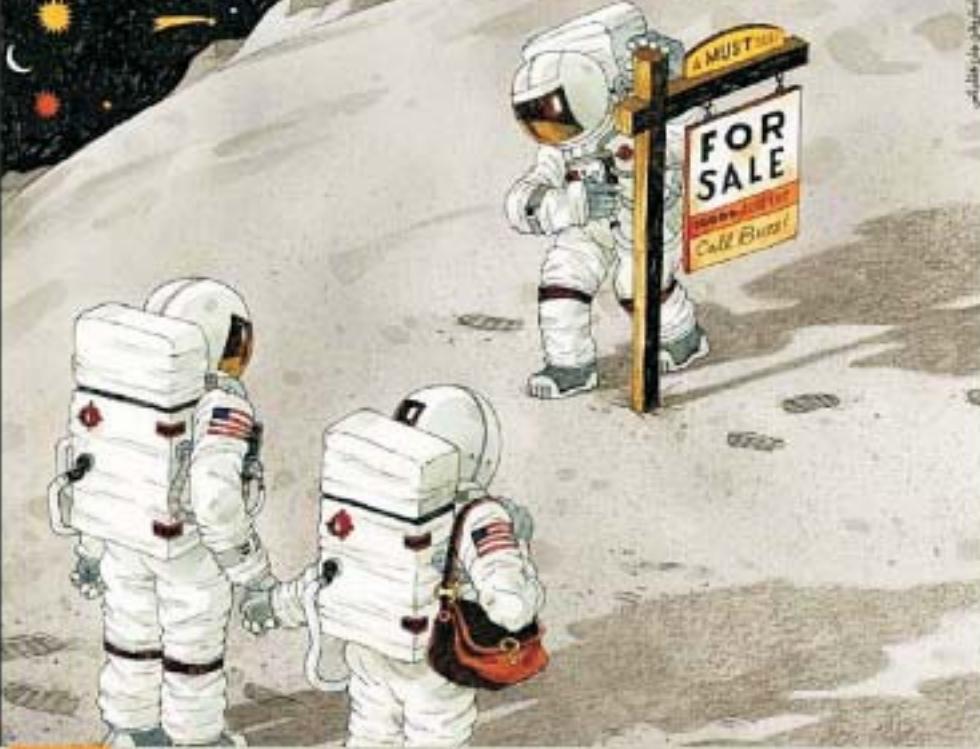
انسانی تاریخ میں چاند پر بیٹھنی و مکانی دی جانا ہے تین بچھے چھٹوں میں ہی چاند پر سفر نہیں ہوا کاہے۔ اور جب سے چاند پر رسائی ممکن ہوئی ہے تقریباً اسی وقت سے لوگ چاند پر حقوق کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ کیا ”دریافت کے زمانے“ (جج آف اسکری) کی طرح اب خلاصی اپنے باشادہ مالک کے لیے چاند پر ملکیت کا ہوئی کر سکتے ہیں۔ کیا کارپوریشن کو اس کے قدر تسلیت و مالکیت کے حصول کی اجازت ہو سکتی ہے اور کیا افراد کو اس کی ملکیت کی اجازت ہو سکتی ہے؟ اس موضوع پر پسلام ہمون ”بلدیوں بھک پرواز اور قومی اقتدار ملی“ کے زیر عنوان پر سُن یونیورسٹی کے قانونی اسکار جان کوب کوہ

لے تو شائع کرو۔ اس معاہدے کی دفعہ ۲ کے مطابق ”اقدار اعلیٰ“ کے ہوئے، یا معرف پاپیٹی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے یہ وہی خاک کہ حکما ہو گا جبکہ کچھ دوسروں کا کہنا قاکہ کھان میں حقوق املاک کے تو ائمیں کوئی تو انہیں سے ملک فوجیں ہوں چاہے۔

لے تو شائع کرو۔ اس کے بعد صولی بحث و مبارکہ شروع ہو گے۔ بعض اسکاروں کی دلیل تھی کہ چاند کو زمینی املاک سے مختلف ملکیت میں بنا دیا جائے تو چون ملکیت میں جیسی بنا جاسکا۔

چنانچہ قرار بندیوں، اسرار اور قومی تحریکات کے ساتھ ساتھ تویی ملکیت میں بنا جانا بھی خارج از بحث ہو گیا۔ لیکن تھی حقوق املاک کا کیا ہو؟ خواہ وہ ذاتی ہوں یا کام کر پڑیت۔ بعض اسکاروں کی دلیل ہے کہ حقوق املاک صرف قوم کے زیر تسلط ہیں لیکن ہیں لیکن انکو دیکھنے کا خیال ہے کہ حقوق املاک اور اقتدار اعلیٰ دوں الگ ملکیں ہیں۔ ایک طرح سے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے جن اقوام نے

چھٹوں میں ہی چاند پر بیٹھنی و مکانی دی جانا ہے تین بچھے چھٹوں میں ہی چاند پر سفر نہیں ہوا کاہے۔ اور جب سے چاند پر رسائی ممکن ہوئی ہے تقریباً اسی وقت سے لوگ چاند پر حقوق کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ کیا ”دریافت کے زمانے“ (جج آف اسکری) کی طرح اب خلاصی اپنے باشادہ مالک کے لیے چاند پر ملکیت کا ہوئی کر سکتے ہیں۔ کیا کارپوریشن کو اس کے قدر تسلیت و مالکیت کے حصول کی اجازت ہو سکتی ہے اور کیا افراد کو اس کی ملکیت کی اجازت ہو سکتی ہے؟ اس موضوع پر پسلام ہمون ”بلدیوں بھک پرواز اور قومی اقتدار ملی“ کے زیر عنوان پر سُن یونیورسٹی کے قانونی اسکار جان کوب کوہ



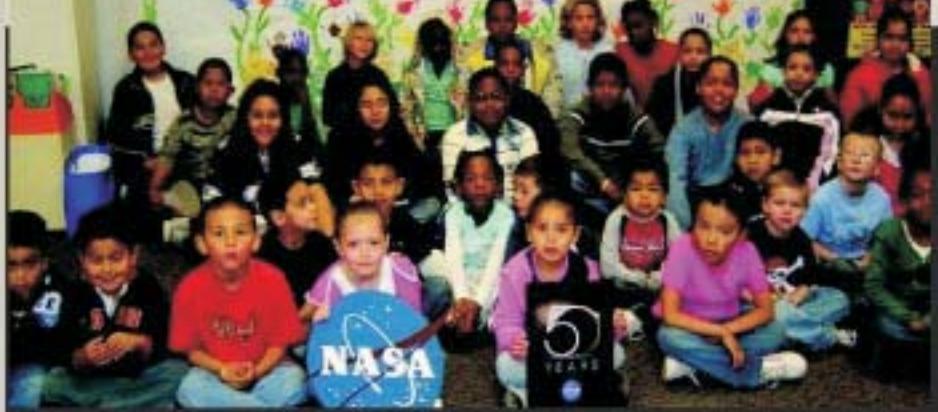
ناسا کے ۵۰ سال

یکم ائمہ کو بھل ائمہ و لفاس ایڈیشن الیٹریشن
(نام) ایسی سائنسی ایجادات اور اکشافات کے ۵۰ سال مکمل کرے گا جن کو پوری دنیا میں انسانی کارنا مون کی طاقت سمجھا جاتا ہے۔ خلاجی تجھیکی پاٹھ دماجیں اور آنکھ کے چیزوں کے اعتراف میں ناسا نے فناہی نمائش، آرت کی نمائش، اپنے قیلہ سیٹروں میں اور انہاں تکمیلی میلوں اور خلاجی کھوچ پر ناکوس کا انتہام کیا ہے۔ ان پر گراموں میں خلاجی جھوکرنے والے طلباء، سائنسدان، سائنسک اور آرٹ سے بیمار کرنے والے لوگ شریک ہوں گے۔ امریکی کامگیری نے ۱۹۵۸ء میں ناسا نام کی تھامس کا متحصلہ مجھیچوں کے علاوہ یہ "خراک" زمین کی فناہی کا خدا اور پاڑواختن کے سماں کی جھیٹ کی جائے۔ ناسا کا پہنچ کوارٹر واختن ڈی سی میں ہے اور پورے امریکہ میں اس کے دس قیلہ سیٹروں اور دوسری کوئی نہیں ہیں۔

مزید معلومات کے لئے:

ناسا کی پوچھوں سائنس

<http://www.nasa.gov>



اوہر بیلسٹو مکیل فورنیا کی کنٹر گلز ن کلاس کے طلباء و طلابت نسا اور ۵۰ برس سالگرد کی لوگو کی سامنہ تصویر کھینچوں ہوئی۔ دوسری: بھی دوسرے میلے کی مخلوق کی طور پر بناش گئی ایک پھونکتے والی بیٹت کو سوسوک ماننے ملے ہیں تعلیم اسی بل اور ہیئت بریگس ناسا کے ۵۰ برس سالگرد کی لوگو کی چالکیت سے بند ہوئے پورا تربیت کو دکھاتے ہوئے پورا پورتربیت کھلکھلاتی کے لائق ہے۔ ہیومن نسلس کے رابرٹ ایم بیرون لکھتی میں مخلص ہفتہ کے لئے یہ پورتربیت پنلایا گیا تھا۔



تبول پر اقتدار ای کے ہوئے کے بغیر اپنی حدود سے باہر گھرے ہوپ لے جدید سے باہر آردا ہے، کوئی قدرتی تجھی کرتے ہیں۔ سندھیں میں کاٹی کے حقوق کو حلیم کر لیا۔ چاند کے متعلق بھی اسی طرح کا کوئی قانون پاس کرنے سامنے کا گلیں کوئی نہیں رکھ سکا۔ اور قیچی کو باشدھنائے کے لیے ہوپ نے قوام حمدہ کو لکھا کہ چاند پر زمین کی قدرتی تحریج کرنے جاہے ہیں۔ جب قوام حمدہ نے اس پر اس معاشرے میں تو دکھا کو اقامت کوئی ایسی کرتے ہیں تو کسی روکا جائے۔ سب سے اچھی بات تو ہمیں ہوگی کہ کسی میں الاقوامی قوانین کے طرح ایسیں ایمانی کارروائی جاری رکھے کی امداد میں نہیں۔ اگرچہ پشاور قیچی کے ہوئے کوئی مخلک کھتا ہوں، میں ان کے کاموں نے اس کی پوزیشن تو تسلیم کرنے والوں کا ایک ملکہ ہالیا ہے اگرچہ چاند پر کافی کوئی وجہ نہیں ہے کہ خالی طاقتیں کسی نئے معاہدے پر اتفاق نہ کریں جس میں بیکت کے حقوق حلیم یہی گئے ہوں اور سرمایکاری کی حوصلہ افزائی ہو۔ آخر کار گز شد ۳۰ سویں میں میں الاقوامی قضا حقوق بیانیہ تکلیف حق بیانیہ کی تھیں اور پس کے مرض کے املاک اور سرمایکاری کے تھے۔ میں ہوپ کے مرض کے املاک اور سرمایکاری کی تھیں اور کہا کیا تھا جیسا کہ ایسے املاک میں کچھ طرح کی تھیں اور کچھ نہ تھیں۔ حقوق املاک سے غلی میں کچھ صولیاں ہیں کے قانون کے مطابق جو کوئی صدھ کے پورا حقوق اسکی کوئی کشش بڑھ جائے تو حکومت کے خالی پر ہوگا میں جو ہمیں محدث غرق آپ میں سے پہلے تھیں ہیں جیسی عام طور سے اتنی صولیاں ہیں کے ایک حصہ اتنا تھا کہ پھر میں ہوپ کے مرض کے املاک اور کچھ طرح کی تھیں اور کچھ نہ تھیں۔ اسی میں کچھ بیک تھوڑے کوئی کاموں کا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا۔ اکثر دست کے لیے کافی ہو گئی تھیں اسی سے ملے ہیں۔

گھنٹن ہارن رحال اس شخصی یونیورسٹی میں قوانین کے پورے فسر میں اور "غایے بید" قانون اور پالیسی کے مسائل کے (تریک میں ہوں مددیلی اسماں کے قوانین کے مطابق امریکے سندھی متفہ رابرٹ پلیس کے ماتحت) متفہ ہیں۔

یہ جو سی کیا کہ معاهدہ خلائے بید میں کافی دعوت نہیں ہے ۱۹۷۴ء میں ایک نئے معاہدے، چاند کا معاهدہ کی جگہ ہو گی۔ اس کے تحت چاند پر کافی حقوق املاک کو بالکل خارج قرار دیا گیا۔ اس معاہدہ میں یہ بھی ہے پاک اور سماں کا فریض، ان کی کسدائی یا ان کا بندوبست ایک میں الاقوامی ادارہ کے تحت ہوگا اور اگر کوئی منافق ہو تو اس کا ایک حصہ ترقی پذیر ملکوں کے لیے بھی جھٹکی کیا جائے گا۔

(صدر بھی کارڈ) کی انتظامی نے چاند کے معاہدے کو پسند کیا لیکن خلائی معاہدات میں سرگرم لوگوں کو یہ اندیشہ، واکر شرکت کی شرعاً کو وجہ سے مددیات پر امریکہ کا دوستی میں الاقوامی شرکاء کے ہاتھ ہو جائے گا اور انہوں نے امریکی سمجھت پر بذا اذانا شروع کیا کہ امریکہ اس معاہدے کی تو تھیں نہ کرے۔ چاند کا معاهدہ اس پر بحث کرنے والی ۳۰ اقوام پر بذات تو ہو گیا ہے لیکن ان میں سے کوئی بھی غلامی طاقت نہیں ہے۔ چنانچہ چاند پر حقوق اب بھی میں الاقوامی ممالکوں میں موجود بحث ہے۔ میں کیا کوئی چاند پر زمین خریدے گا؟ اور پوری طرح قیچی پر کیا لگت آئے گی؟

پہلے سوال کا جواب تو صاف "ہاں" میں ہے۔ بھارتے لوگ چاند پر زمین فریبیں گے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خمس ہوپ تم کے لوگوں نے خرید لی ہیں۔ وہ "لوز بھکی" کے املاک ایں جو احمدیہ میں املاک "فرودت" کرتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ چاند پر ۲۰ کروڑ مکھر زمین "نادرات" کے طور پر فرودت کر کے ہیں۔ ہر پارس تقریباً اس کی قیمت ۲۰ تا ۳۰ لاکھ ڈالر ہے۔ اور اس کی قیمت ۱۶ تا ۲۰ لاکھ ڈالر ہے۔